کڑیاں ہیں۔

ہفت جوہر از میر اسماعیل خاں ابجدی تقطیع کلاں ضخامت ۱۲۰ صفحات ٹائپ جلی اور روشن قیمت درج نہیں۔ پتہ: شعبۂ عربی و فارسی مدراس یونیورسٹی۔ مدراس۔

ملک الشعرا میر اسماعیل خاں ابجدی متوفی ۱۲۰۳ھ جنوبی ہند میں عربی فارسی کے بڑے عالم اور فاضل تھے اور فارسی میں وہ اس مرتبہ کے شاعر تھے کہ "انورنامہ" نامی ایک مثنوی کے لکھنے پر کرناٹک کے نواب والاجاہ سراج الدولہ محمد علی خاں بہادر نے ان کو چاندی میں تلوایا اور خلعت خاصہ سے سرفراز کیا تھا۔ ایک دیوان اور پانچ مثنویاں جو حضرت نظامی گنجوی کی پیروی میں لکھی گئی تھیں انھوں نے بطور یادگار چھوڑی تھیں یہ سب کتابیں مدراس یونیورسٹی کے شعبۂ مشرقیات کی طرف سے جستہ جستہ شائع ہو چکی ہیں۔ ایک یہ مثنوی ہفت جوہر جس میں سرندیپ کے بادشاہ درمیں اور اس کی سات کنیزکوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے رہ گئی تھی۔ اور اس کے متعلق عام خیال نایاب ہونے کا تھا۔ لیکن افضل العلماء مولانا محمد یوسف صاحب کوکنی جنھوں نے مدراس کے ارباب علم و ادب کو ان کی تصنیفات اپنی تحقیق و ترتیب کے ساتھ شائع کر کے زندۂ جاوید بنا دیا اور جن کی علمی سرگرمیوں کے باعث مدراس یونیورسٹی کا شعبۂ مشرقیات ایک فعال ادارہ بن گیا ہے۔ انھوں نے آخر اس مثنوی کا بھی کھوج لگایا اور حسب معمول اسے اہتمام و انتظام کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔ فجزاہُ اللہ۔ امید ہے ارباب علم اس کی قدر کریں گے۔

غیر سودی بنک کاری از ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی استاد شعبۂ معاشیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ تقطیع خورد، ضخامت ۳۲۶ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلد -/4

پتہ: مرکزی مکتبۂ جماعت اسلامی ہند۔ دہلی ــ ۶

ڈاکٹر نجات اللہ صاحب صدیقی کی کتاب "شرکت اور مضاربت کے شرعی اصول" پر ان صفحات میں پہلے تبصرہ ہو چکا ہے۔ موصوف نے انھیں اصول کی روشنی میں غیر سودی بنک کاری کا ایک خاکہ تیار کیا ہے جو ہند و پاک کے مختلف رسالوں میں قسط وار شائع ہو کر ارباب فکر و نظر